خلافت لائبریری ربوہ

اتوار
10- ستمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 202 | اتوار-13 ربیع الثانی-1416ھ' 10 تبوک 1374ھش' 10-ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں

اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں- یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیت پر بہت مدار رکھتے ہیں اور نیت کو دیکھتے ہیں- اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں- پس اگر انسان نیکی کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کر سکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا اور جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے- اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ لوگ ایک دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں کہ ہم پر اگر مصیبتیں آئیں تو کیا ہوا؟ انبیاء علیہم السلام پر بھی مصیبتیں آئی ہیں- لیکن وہ نہیں جانتے کہ انبیاء علیہم السلام کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے ان کی مصائب اور مشکلات کو کوئی نسبت نہیں- انبیاء علیہم السلام کی مصائب میں لذّت ہوتی ہے- وہ قرب الٰہی کے بڑھانے کا موجب ہوتی ہیں- ان سے محبت بڑھتی ہے اور ان کا فوق العادت استقلال اور رضا و تسلیم اعلیٰ درجہ کی معرفت کا باعث بنتا ہے- برخلاف اس کے یہ مصیبتیں اور بلائیں' وبائیں جو گناہ کی شامت سے آتی ہیں ان میں درد اور تکلیف کے علاوہ خدا سے بُعد ہوتا ہے اور ایک تاریکی چھا جاتی ہے- آخر بالکل تباہی اور بربادی ہو جاتی ہے- اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک زہر ہے- زہر کھا کر کوئی بچ نہیں سکتا- پس گناہ کی زہر کھا کر یہ توقع کرنا کہ وہ بچ جائے گا خطرناک غلطی ہے- یقیناً یاد رکھو جو گناہ سے باز نہیں آتا وہ آخر مرے گا اور ضرور مرے گا- اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رُسل کو اسی لئے بھیجا اور اپنی آخری کتاب قرآن مجید اس لئے نازل فرمائی کہ دنیا اس زہر سے ہلاک نہ ہو بلکہ اس کی تاثیرات سے واقف ہو کر بچ جاوے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 142)

اخلاص اور صواب کے بغیر کوئی عمل صالح نہیں ہوتا

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب- امام جماعت احمدیہ الاول)

خوف الٰہی کے بعد دو اصل اور ہیں- وہ کیا؟ ایک اخلاص دوسرا صواب کوئی عمل صالح ہو نہیں ہو سکتا جب تک اخلاص اور صواب نہ ہو- اخلاص کیا ہے؟ اخلاص کے معنے ہیں کہ جو کام کرو اس میں یہ مد نظر ہو کہ مولا کریم کی رضا حاصل ہو- حب ہو تو حب للہ ہو- بغض ہو تو بغض للہ ہو- کھاؤ تو اس لئے کہ کھانے کا حکم دیا ہے- پیتے ہو تو سمجھ لو کہ (پینے) کے حکم کی تعمیل ہے- غرض سارے کاموں میں اخلاص ہو- رسم و عادت' نفس و ہوا کی ظلمت نہ ہو- اندرونی جوش اس کے باعث نہ ہوئے ہوں-

صواب کیا ہے؟ کہ ہر بھلا کام اس طرح پر کیا جاوے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے (-) غرض یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس کام کے کرنے میں اجازت سرکاری ہے یا نہیں اور پھر اللہ کی رضا مقصود ہے یا نہیں- پس کام کرو خشیت الٰہی سے اور پھر اخلاص و صواب سے-

(-) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام پر ایمان لاتے ہیں (-) اور پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعمال اور ترک اعمال میں کسی کو شریک نہیں کرتے-

باقی صفحہ 7 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

احباب جماعت مطلع رہیں کہ M-T-A کی نشریات کا آغاز روزانہ صبح 11 بجے ہوتا ہے اور یہ پروگرام رات گیارہ بجے تک جاری رہتے ہیں- صبح 11 بجے سے ساڑھے تین بجے بعد دوپہر اور پھر رات ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک روزانہ جو پروگرام نشر ہوا کریں گے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1- بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے گیارہ بجے حضرت صاحب کے ساتھ مجلس عرفان
بروز جمعۃ المبارک بعد دوپہر 2-00 بجے پشتو پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

2- بروز ہفتہ صبح ساڑھے گیارہ بجے ہومیو پیتھی کلاس
بروز ہفتہ بعد دوپہر 2-00 بجے بنگلہ پروگرام

3- بروز اتوار صبح ساڑھے گیارہ بجے ہومیو پیتھی کلاس
بروز اتوار بعد دوپہر 2-00 بجے پشتو پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

4- بروز سوموار صبح ساڑھے گیارہ بجے ترجمہ کلام الٰہی کلاس
بروز سوموار بعد دوپہر 2-00 بجے سندھی پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

5- منگل کے روز صبح ساڑھے گیارہ بجے ترجمہ کلام الٰہی کلاس
منگل کے روز بعد دوپہر 2-00 بجے بنگلہ پروگرام

6- بروز بدھ صبح ساڑھے گیارہ بجے خطبہ جمعہ
بروز بدھ بعد دوپہر 2-00 بجے سرائیکی پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

7- بروز جمعرات صبح ساڑھے گیارہ بجے درس کلام الٰہی
بروز جمعرات بعد دوپہر 2-00 چینی پروگرام

ہر روز لندن سے LIVE نشریات ختم ہونے کے بعد حضرت صاحب کی کسی گذشتہ ملاقات' کا پروگرام نشر ہوا کرے گا-

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10 تبوک 1374 ہش | 10 ستمبر 1995

شفقت علیٰ خلق اللہ

اللہ تعالیٰ سے محبت کو انسان مختلف پہلوؤں سے دیکھتا ہے اور اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ہر شخص اس کا اظہار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک وہ گودڑی پوش انسان بھی تھا جس نے اپنی گودڑی کی جوئیں نکالتے ہوئے کہا تھا کہ اے میرے خدا اگر تُو مجھے مل جائے تو میں تیری جوئیں نکالوں اور ایک وہ انسان بھی تھا جس کے پاؤں میں کانٹا لگا اور اس نے اس کانٹے کو نکالتے ہوئے یہ محسوس کر کے کہ اس قسم کی درد کو دور کیا جانا چاہئے۔ خدا تعالیٰ سے کہا کہ اے خدا اگر تیرے پاؤں میں کانٹا لگ جائے تو میں اسے نکالوں۔ یہ محبت کے اظہار ہیں۔ اسی طرح ہر شخص کسی نہ کسی رنگ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کا اظہار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن ایک ذریعہ جو سب انسانوں کو اختیار کرنا چاہئے اور جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ سب سے اہم اور سب سے زیادہ موثر ذریعہ ہے۔ وہ ہے شفقت علیٰ خلق اللہ کا۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی عیال کہتا ہے۔ اور اگر ہم اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں تو یقیناً ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو گا کہ ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے سے پیار کرنا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شامل ہونا چاہئے۔ اسی بات کو دوسرے الفاظ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کہا جا سکتا ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی عیال پر شفقت کا اظہار کریں تو یہ یقیناً اُسی سے محبت کا نتیجہ ہو گا۔ اور نہ صرف محبت کا نتیجہ ہو گا بلکہ ہماری محبت کو بڑھانے کی بھی وجہ بن جائے گا۔

یہ بات بھی تو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص سے پوچھے گا کہ میں بیمار تھا تُو نے میری عیادت کیوں نہ کی۔ ایک اور سے پوچھے گا میں بھوکا تھا تُو نے مجھے روٹی کیوں نہ کھلائی۔ اور یہ لوگ حیران ہونگے کہ اللہ تعالیٰ تو نہ بیمار ہوتا ہے۔ نہ بھوکا ہوتا ہے۔ پھر ہم اس کی عیادت کیسے کرتے اور اس کو کھانا کیسے کھلاتے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں سمجھائے گا کہ فلاں شخص بیمار تھا تم نے اس کی عیادت نہ کی۔ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو گویا میری عیادت کرتے۔ فلاں شخص بھوکا تھا اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو گویا مجھے کھانا کھلاتے۔ یہ باتیں ہمیں آسانی سے اس نتیجہ کی طرف لے جاتی ہیں کہ مخلوق سے محبت اور شفقت کا رویہ اختیار کرنا در اصل اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ ہر وہ شخص جو یہ چاہتا ہے۔ اور کون ہے جو یہ نہیں چاہتا۔ کہ خدا تعالیٰ سے اس کی محبت بڑھتی رہے اور خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے تو پھر ہم انسانوں پر اپنی محبت اور شفقت کے رویہ کا اظہار کیوں نہ کریں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سب سے محبت کریں۔ بغیر کسی امتیاز کے۔ کسی کا مذہب کچھ ہی ہو کسی کا مسلک کچھ ہی ہو۔ کسی کا رنگ اور اس کی نسل کچھ ہی ہو۔ آخر یہ سب لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور ہم نے ان سے جو محبت کرنی ہے اس کی اصل غرض تو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے یا یوں کہئے کہ ان سے اس لئے محبت کرنی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور ہمیں اس منزل پر پہنچا دیتی ہے جس کا نام محبتِ الٰہی ہے۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم ہر ممکن طریق سے اپنے ماحول میں جہاں تک ہو سکے دوسروں کی مدد کریں ان پر شفقت کا اظہار کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ نے جو کچھ کیا ہے جانتے ہیں آپ ہی
آپ ہی تحریر میں لائیں تو ہے یہ مستند
بات کا ورنہ بتنگڑ بن کے رہ جاتی ہے بات
ناروا باتیں کہی جائیں گی پھر بے حد و عد

ابوالاقبال

الفضل کا ہر لفظ ہے تاریخ کا وِرثہ
آئندہ زمانوں میں یہی یاد رہے گا
یہ دین کا ہے ایسا تر و تازہ گلستاں
شادابیٔ اَشجار سے آباد رہے گا

اپنے کردار کو بہتر سے بناؤ بہتر
اپنے اوصافِ حمیدہ کو اُجاگر کر دو
خدمتِ خَلق سے آسان بناؤ ہر بات
اور ہر شخص کے جذبات خوشی سے بھر دو

بات کہہ کر، اپنے دل کی بات کہہ دی آپ نے
کھنچ گیا نقشہ حیاتِ رفتہ کی روداد کا
بولنے اور تولنے کے رابطہ کو بھول کر
آپ کو کہنا تھا کیا اور آپ نے کیا کہہ دیا

اک دوسرے کو پڑھ کے سنائیں ہر ایک بات
ہم سب کے قَلب و رُوح کی الفضل ہے غذا
جو ہم سے بَن پڑے گا وہ کرتے رہیں گے ہم
اس کی افادیّت کو بڑھائے مِرا خدا

اطاعت، اطاعت، اطاعت
ترقّی کا یہ نسخۂ کیمیا ہے
اسی میں ہے اک دوسرے کی بھلائی
یہی ربِّ رحمان کی بھی رضا ہے

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

ہرکہ آویزد بکار و بارِ حق!
اوستادہ ازپئے پیکارِ حق!

جو شخص خدائی کاروبار میں دخل انداز ہوتا ہے وہ دراصل خدا سے جنگ کرنے کھڑا ہوتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

اس شعر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے کاروبار کے خلاف جاکر کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے کاروبار کے خلاف جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے جنگ کر رہا ہے۔ اور یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے جنگ کرنے والا کبھی جیت نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کے قوانین کے خلاف جانے کی کوشش کرے۔ اور یہ بات ہر زمانے میں تجربہ سے ثابت ہے کہ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے قوانین خلاف چلتا ہے نقصان اٹھاتا ہے۔ اس جنگ میں وہ ہار جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو قوانین بنائے ہیں وہ اپنی اصل شکل میں چلتے رہتے ہیں۔ اور ان میں دخل اندازی کرنے والا یا ان سے روگردانی کرنے والا یا ان کی خاص طور پر مخالفت کرنے والا کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کامیابی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے قوانین کی پیروی کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو یقیناً خدا تعالیٰ بھی اس کا ساتھ دے گا۔ اور اسے کامیابی عطا کرے گا۔

پس کامیابی کا یہی راستہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قوانین کو مدنظر رکھا جائے اور اس کے احکام کی پیروی کی جائے۔ ہر وہ شخص جو ایسا نہیں کرتا وہ دراصل اپنی ناکامی پر خود مہر لگاتا ہے۔ جو اس کے قوانین میں دخل اندازی کرے گا۔ قوانین تو بدل نہیں سکتے۔ اس دخل اندازی کا اسے نقصان ہو گا۔ جو اس کے احکام کی تعمیل نہیں کرے گا۔ وہ بھی یقیناً نقصان اٹھائے گا۔ یہ نقصان جسمانی بھی ہو سکتا ہے اور روحانی بھی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ روحانی نقصان آسانی سے دیکھا تو نہیں جاسکتا۔ لیکن سمجھا تو جاسکتا ہے۔ کہ جس خدا کے ہر حکم کی تعمیل کی جانی چاہئے اگر اس کے کسی حکم سے روگردانی کی جائے تو اس کا بہرحال نقصان ہو گا۔ یہ نقصان چاہے نظر آئے یا نہ نظر آئے۔ ہو گا ضرور۔

پس ہم سب کو اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین قدرت کے مطابق کام کرنا چاہئے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنی چاہئے تاکہ ہم اس کے ساتھ ہوں نہ کہ اس کے مخالف اس سے ہماری دوستی ہو نہ کہ ہماری جنگ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خدا کو انکسار پسند ہے

خدا کو انکسار پسند ہے اس کے بندوں سے جو جھک کے ملتا ہے جس کو اپنی کوئی برتری اپنے آپ کو بڑا سمجھنے پر مجبور نہیں کرتی اور اس کے دماغ کو اس کی کوئی بڑائی نہیں چڑھتی ایسا شخص خدا کے ہاں عزت پاتا ہے۔ اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ کے ہاں عزت پاتا ہے تو یہ مراد نہیں کہ مرنے کے بعد پتہ چلے گا۔ وہ عزت پاتا ہے اور پاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا بس نہیں کرتا جب تک کہ اس کی عزت کو کل عالم پر روشن اور ظاہر نہ کر دے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وقف جدید کی اہمیت

وقف جدید حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی تحریکات میں سے سب سے آخری تحریک ہے لیکن چونکہ الٰہی منشاء کے مطابق جاری ہوئی تھی اس لئے اس سے متعلق آپ کو بہت ہی مبشر رؤیا بھی دکھائی گئیں اور جو ولولہ آپ کے دل میں پیدا کیا گیا اس کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میرے دل میں اتنا جوش ہے اس تحریک کے لئے کہ اگر جماعت میرا ساتھ نہ دے' جو ویسے ناممکن بات تھی۔ مگر احتمالاً ایک فرضی ذکر کے طور پر بعض دفعہ انسان یہ دلیل قائم کرتا ہے' تو اپنے قلبی جوش کے اظہار کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر جماعت ساتھ نہ دے' تو مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں' اپنے کپڑے بیچنے پڑیں تب بھی میں ضرور اس تحریک کو جاری کر کے رہوں گا اور یہ بیماری کے ایام کا آپ کا عزم ہے جب کہ بیماری کے ایام میں ارادے کمزور پڑ جایا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کو جو خدا تعالیٰ نے بعد میں برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے دل میں یہ تحریک الٰہی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا وہ الٰہی ولولہ ہی تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ یہ تحریک اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستحکم ہو چکی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

یکم ستمبر 1931ء کو حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے احمدیہ خواتین کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

"تمام احمدی خواتین کے لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ انگلستان کے خطوط سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیت الفضل لندن جو صرف احمدی خواتین کے روپیہ سے تیار ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے ہماری جماعت کی مستورات کے اخلاص اور قربانی کی تمام دنیا میں دھوم پڑ گئی تھی۔ اس کا گنبد کسی انجینئرنگ نقص کی وجہ سے خطرے کی حالت میں ہے۔ اور عمارت کے فن کے ماہروں نے مشورہ دیا ہے کہ فوراً گنبد کی مرمت کی جائے۔ اور ایسے خول چڑھائے جائیں جس سے وہ کلی طور پر محفوظ ہو جائے ورنہ بیت الفضل کی تمام عمارت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہی نہیں بلکہ غالب یقین ہے۔

اس اطلاع کے ملنے پر میں نے مناسب سمجھا کہ کئی کمپنیوں کی رائے معلوم کرلی جائے تاکہ اس تنگی کے زمانہ میں کوئی ناواجب بوجھ جماعت پر نہ پڑے لیکن ہر ایک ماہر فن جس سے مشورہ لیا گیا اس نے یہی مشورہ دیا ہے کہ بیت الفضل کی فوری مرمت نہایت ضروری ہے ورنہ سب عمارت کے ضائع ہو جانے کا احتمال ہے۔ پس اس مجبوری کی وجہ سے میں نے خان صاحب فرزند علی صاحب امام بیت الفضل لندن کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ کسی معتبر کمپنی کے ذریعہ سے بیت الفضل کی مرمت کرانی شروع کریں۔ اور میں اس عرصہ میں جماعت احمدیہ کی خواتین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی یادگار کو قائم رکھنے کے لئے چندہ کریں تاکہ یہ بیت کلی طور پر انہی کی طرف منسوب ہوتی رہے۔ ضروری مرمت کے اندازے بھی میں نے لگوائے ہیں۔ اور کم از کم اندازہ چھ ہزار روپے کا ہے۔ لیکن چونکہ اخراجات عام طور پر اندازے سے بڑھ جایا کرتے ہیں اس لئے اصل اندازہ سات آٹھ ہزار کے درمیان لگانا چاہئے۔

پس اس رقم کے جمع کرنے کے لئے میں خواتین جماعت احمدیہ سے اپیل کرتا ہوں۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قدر عظیم الشان یادگار قائم کرنے کے بعد اگر انہوں نے اس کی ضروری مرمت سے بے توجہی برتی تو جس طرح دنیا میں ان کی پہلی قربانی کی وجہ سے ان کی شہرت ہوئی ہے۔ اسی طرح ان کی دوسری سستی کی وجہ سے بدنامی ہو گی۔ کیونکہ ان کی تیار کردہ بیت دنیا کے اقتصادی مرکز کے اندر ہے اور سب دنیا کے لوگ وہاں آتے رہتے ہیں لیکن میرے نزدیک (احمدی) کا کام نمود کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے۔ پس دنیا میں اپنے نام کو بلند کرنے کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنا درجہ بڑھانے کے لئے ہماری جماعت کی مستورات کو اس وقت کہ سخت مالی پریشانی کا وقت ہے ایک اعلیٰ نمونہ قربانی کا دکھا کر ثابت کر دینا چاہئے کہ صاحب ایمان کی قربانی مال کی وسعت کے مطابق نہیں بلکہ اس کے دل کی وسعت کے مطابق ہوتی ہے۔ اور وہ تنگی کے وقت میں بھی دین کے کام کو ہر ایک دوسرے امر سے مقدم رکھتا ہے۔

اے بہنو! یاد رکھو کہ اس وقت ساری دنیا میں دین حق کی خدمت احمدیوں کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو اس قدر عظیم الشان ذمہ داری کا ملنا کوئی معمولی انعام نہیں ہے یہ وہ انعام ہے جس کے لئے اگر جسم کا ہر ذرہ بھی قربان کرنا پڑے تو یہ قربانی اس انعام کے مقابلے میں بالکل ہیچ ہو گی۔

پس اپنے عمل سے یہ ثابت کرو کہ اگر دوسری قوموں کی عورتیں مذہبی اور قومی کاموں سے بے پرواہ اور غافل ہیں۔ تو احمدیہ جماعت کی مستورات ایسی نہیں ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ دل گردہ دیا ہے کہ ہر ایک آواز جو دین کی خدمت کے لئے اٹھتی ہے وہ اس پر لبیک کہتی ہیں۔ اور دین کی خدمت میں ان کے دل میں ملال نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ ان کا دل اس خوشی سے بھر جاتا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرنے کا موقعہ ملا۔

چونکہ بیت الفضل کی مرمت شروع ہو گئی ہے اور روپیہ کی فوری ضرورت ہے اس لئے ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کو اور جس جگہ لجنہ نہ ہو وہاں انجمن احمدیہ فوراً عورتوں میں تحریک کر کے بیت الفضل کی مرمت کا چندہ احمدی عورتوں سے جمع کرنا شروع کر دیں۔ اور جس قدر چندہ ہو محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام پر ارسال کر دیں۔ کیونکہ ہر ایسی تحریک کے موقعہ پر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص جو جماعت میں نہ ہو چندہ دے تو اس سے چندہ لے لیا جائے یا نہیں۔ اس لئے میں اس سوال کا جواب بھی ابھی دیتا ہوں کہ گو تعمیر بیت الفضل کے وقت میری ہدایت تھی کہ اس عمارت کو صرف احمدی خواتین کے روپیہ سے تیار کیا جائے لیکن اب جبکہ عمارت بن چکی ہے اور صرف مرمت اور حفاظت کا سوال ہے اگر کسی بہن کی کوئی سہیلی خوشی سے اس مد میں روپیہ دینے کے لئے تیار ہو تو شوق سے اس روپیہ کو قبول کر لیا جائے کیونکہ شائد اللہ تعالیٰ اس امداد کے طفیل اس پر اپنے فضلوں کے دروازے کھول دے اور مزید

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد سابق امام بیت الفضل لندن تحریر فرماتے ہیں۔

بہن اور بھائی کی محبت اپنے اندر ایک نہایت ہی عجیب رنگ رکھتی ہے۔ ماں باپ بوجہ اپنی بزرگی کے اپنی اولاد کے لئے ایک مربی اور محافظ ہونے کا پہلو غالب رکھتے ہیں۔ مگر بہن اور بھائی کے درمیان بوجہ مساوات ایک ایسی میٹھی اور گہری اور پاکیزہ محبت ہوتی ہے۔ کہ الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ جس گھر میں کوئی بہن نہیں وہ اس خوش گواری کی کیفیت کو سمجھ ہی نہیں سکتا جو گھر کو حقیقت میں ایک پر رونق گلشن بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو انسانی فطرت کا خالق ہے تمام ایمان والوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ اہل ایمان سب کے سب ایک دوسرے کے بھائی بہن ہیں۔

حضرت ام طاہر اللہ تعالیٰ (جنت) میں ان کے مدارج بلند کرے ہماری ایک نہایت ہی محبوب اور محبت کرنے والی بہن تھیں۔ جہاں تک میرا تجربہ اور مشاہدہ ہے ان کی طبیعت میں بہن بننے کا رنگ سب سے زیادہ غالب تھا۔ اور اس کے متعلق میں اس جگہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

۱۹۲۱ء میں جب وہ گلشن بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں تو بیت مبارک میں ان کے نکاح کے بعد میں نے دوستوں کی خواہش کے مطابق ساری آمین بلند آواز سے دعاؤں کے رنگ میں پڑھ کر سنائی تھی۔ اس وقت سے لے کر آخر تک انہوں نے میرے متعلق ہمیشہ یہی فرمایا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ اور میں سچ کہتا ہوں کہ میرے ساتھ انہوں نے باوجود مخدوم ہونے کے ایک بھائی جیسا ہی سلوک کیا۔ خوشی میں اور رنج میں۔ دکھ میں اور سکھ میں۔ کام میں اور باتوں میں۔ (آپ) میری ایک بہن ہی رہیں۔ بحیثیت حضرت صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری کے مجھے ایک لمبے عرصہ تک ان کے قدموں میں رہنے کا موقعہ ملا۔ مجھ سے غلطیاں بھی ہوئیں مگر مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے کبھی مجھے سختی اور ترشی سے مخاطب کیا ہو۔ بلکہ ہمیشہ ایسی ہی طرز پر بات کی جو محبت میں ڈوبی ہوئی تھی۔ بلکہ حضرت صاحب نے اگر میری کسی غلطی پر میری اصلاح کے لئے اظہار ناراضگی فرمایا تو انہوں نے دوسرے پہلو سے مجھ سے ہمدردی اور دلداری کی بات کی۔ میں اگر کسی مشکل میں پھنستا تو میری امداد اور رہنمائی فرماتیں وہ آقا تھیں۔ مخدوم تھیں۔ اور واقعہ میں راج کرتی تھیں۔ مگر کیا ہی پیارا اور مبارک وہ آقا جو ہمیشہ بھائی اور بہن کی شیریں محبت کو قائم رکھے۔ ہماری جماعت میں مال دولت آئے گا بادشاہ آئیں گے۔ شہنشاہ ہوں گے۔ حکومت اور راج بھی ہوگا۔ قوت و طاقت بھی ہوگی۔ شان و شوکت بھی آئے گی۔

لیکن یہ پیار اور محبت کے جذبات بھی اس وقت دلوں میں باقی رہیں گے۔ اے خدا تو ہماری اس بہن کو جو ہمیں داغ مفارقت دے کر اگلے جہان کی محفل کو رونق دینے کے لئے چلی گئی ہے۔ ہمارے آئندہ راج کرنے والوں کے لئے ایک نمونہ بنا۔ آمین۔

ایک دفعہ میں اور شاہ صاحب (سید ولی اللہ شاہ صاحب) ایک نہایت ہی ٹیڑھی مشکل میں پھنس گئے۔ میں نے اس وقت کوئی بات کوئی راستہ نہ پا کر حضرت ام طاہر کو فون پر عرض کیا کہ آپا جان آپ کے دو بھائی اس وقت مشکل میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے فوراً حالات دریافت فرمائے۔ اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ فرمایا معاملہ واقعہ بہت نازک ہے مگر میں کوشش کروں گی۔ ابھی دو دن بھی نہیں گذرے تھے کہ فون پر مجھے بلا کر نہایت درجہ شفقت اور محبت کی آواز سے فرمایا کہ وہ مشکل حل ہو گئی ہے۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے ایسی عمدگی اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر ہماری امداد فرمائی کہ میں نے ان کے لئے بہت دعا کی۔

باوجود اس کے ہماری وفات یافتہ بہن کی ظاہری تعلیم بہت تھوڑی تھی کوئی امتحان وغیرہ پاس نہیں کیا تھا۔ صرف اردو اچھی طرح لکھ پڑھ سکتی تھیں ایک دفعہ ۱۹۲۹ء میں کشمیر میں جب میں خاندان کی بعض بچیوں کو پڑھانے لگا تو وہ بھی آ شامل ہوئیں اور کہنے لگیں مجھے پڑھائی کا شوق ہے۔ اس لئے پہلے ایک دو سبق میں پڑھوں گی پھر خواہ مجھے چھوڑنا ہی پڑے۔ اصل بات یہ ہے کہ انہیں گھر میں اس قدر کام کرنا پڑتا تھا کہ ان کے پاس پڑھائی کا وقت ہی نہیں تھا۔ مگر میں جو بات عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ باوجود ظاہری تعلیم نہ ہونے کے وہ ایک عظیم الشان عالم کی چہیتی رفیقہ حیات بنی رہیں کہ جس کا علم و معرفت میں آج دنیا کوئی ثانی نہیں ہے۔ بوجہ قرب الٰہی۔ تدبر علمی۔ اور تموج روحانی حضرت صاحب کی طبیعت نہایت ہی نازک واقع ہوئی ہے۔ اور علم و روحانیت سے بے بہرہ شخص حضرت کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن ہماری یہ بہن حضرت صاحب کا غیر معمولی قرب حاصل کر کے اپنی عملی زندگی سے یہ سبق سکھلا گئی ہیں کہ ظاہری تعلیم اور یونیورسٹی کی ڈگریاں حاصل کر لینا خواہ کتنا ہی مفید ہو دراصل حقیقی علم نہیں ہے۔ اور روحانیت تو یقیناً نہیں ہے۔ آپ میں اس بات کا خاص ملکہ تھا کہ حضرت صاحب کے منشاء کو اچھی طرح سمجھ لیتی تھیں اور باریک اشارے کا بھی پورا خیال رکھتی تھیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری کو انتظامی امور میں حضرت صاحب کا منشاء معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ اگر حضرت صاحب سے بات کرنے کا موقعہ نہ ملتا تو میں ان سے مشورہ کر کے کام کر لیتا تھا۔ کیونکہ مجھے یقین تھا کہ آپ کی تار حضرت صاحب کے قلب کی حرکت سے چلتی تھی اور بعد میں یہی ثابت ہوتا کہ حضرت صاحب کا منشاء بھی عین وہی تھا جس طرح میں نے ان کے کہنے پر کام کیا۔

شادی بیاہ کے موقعہ پر ہمارے ملک میں یہ ایک رواج ہے کہ دور و نزدیک کے رشتہ دار برسوں کے پرانے اور معمولی شکوے نکال کر روٹھ جایا کرتے ہیں۔ تا اس موقعہ پر ان کی منتیں کی جائیں۔ اور اس طرح گویا ان کی ضرورت اور عزت کو تسلیم کیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اچھے اچھے معقول آدمی بھی اس بات پر تو ضرور ناراض ہو جاتے ہیں کہ انہیں ایسے موقعہ پر بلایا کیوں نہیں گیا۔ خواہ وہ کتنے ہی قریبی رشتہ دار ہوں وہ بن بلانے نہیں جاتے اور نہ بلانے کو اپنی ہتک قرار دیتے ہیں۔ اور پھر اسے یاد رکھتے ہیں۔ تا وہ اپنے کسی موقعہ پر ان کو اپنے ہاں نہ بلائیں اور امراء تو اپنے غریب بھائیوں کی تقریب میں شامل ہونا ویسے ہی عار سمجھتے ہیں اور اگر کوئی اس قسم کا بہانہ مل جائے تو پھر تو ان کی شمولیت کا سوال نہیں پیدا ہو سکتا۔ لیکن ہماری بہن ام طاہر اپنی جماعت کے غریب سے غریب شخص کے گھر بہن بن کر چلی جاتی تھیں اور اس میں بڑی خوشی اور راحت محسوس کرتی تھیں۔ جب میرے چھوٹے بھائی مصلح الدین سعدی بی۔ اے۔ کا نکاح ہوا تو ابھی ہماری طرف سے انہیں دعوت اور شمولیت کا پیغام پہنچا بھی نہیں تھا کہ اپنے ادنیٰ خادم کے غریب خانے پر ام مظفر کے ساتھ خود تشریف لے آئیں۔ اور آتے ہی بے تکلفی کے انداز میں فرمایا کہ جلدی روٹی پکا کر ہمیں کھلاؤ۔ بھوک لگی ہے۔ اللہ اللہ کیا بے تکلفی اور اخوت کی روح ہے پھر اس تقریب کا سب انتظام خود سر انجام دیا اور اس طرح محبت اور شوق اور شفقت سے اس تقریب کو بابرکت کیا۔ حقیقی بہنوں سے عملاً بڑھ گئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے۔

شروع شروع میں جب وہ بیاہی آئیں تو ایک حد تک اجنبیت تھی۔ اور خاندان کے بعض افراد طبعاً ایک عرصہ تک ان کے ساتھ زیادہ مانوس نہیں ہو سکے لیکن آہستہ آہستہ ان کی طبیعت اور انس کو دیکھ کر سب ان کے مداح ہو گئے اور حقیقی معنوں میں ان کو اپنی ہمشیرہ کہنے اور سمجھنے پر مجبور ہو گئے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ تغیر ایک نہایت عظیم الشان ذہنی اور قلبی تغیر ہے۔ اور اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ درحقیقت ہماری ایک نہایت ہی محبوب اور محبت کرنے والی بہن تھیں۔ جذبات کا ایسا تغیر تدبیر اور تکلف سے ہرگز نہیں پیدا ہو سکتا۔ صرف حقیقی خوبی ہی خود بخود دلوں کو مسخر کر سکتی ہے اور یہی وجہ تھی کہ سب لوگ جلد ہی سیدہ ام طاہر کے حد درجہ گرویدہ ہو گئے۔

ریا کاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہماری تاریخ

the TRUTH — THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

12- اکتوبر 1962

۹۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو یوگنڈا نے آزادی حاصل کی اور یہ دن اس کے لئے تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جانے والا دن بن گیا۔ انگریزوں نے اس ملک پر ۶۸ سال حکومت کی اور ایک خاموش انقلاب کے ذریعے اس ملک کو آزادی مل گئی۔ ٹروتھ میں جو خبر شائع ہوئی اس کا عنوان تھا Uganda is Free اور متن میں یہ کہا گیا تھا کہ ہر شخص جو آزادی سے محبت کرتا ہے۔ وہ یوگنڈا کے باشندوں کے ساتھ مل کر اس وقت خوشی کا اظہار کر رہا ہے۔ نائیجریا کے گورنر جنرل نے یوگنڈا کے گورنر جنرل کو مبارک باد کا تار دیا۔ اور اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ نائیجریا ہر طرح سے یوگنڈا کی مدد کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ یوگنڈا میں نسلی امتیاز کی پالیسی پر عمل نہیں ہو رہا اور لوگ امن کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن اگر اس علاقے میں کوئی شخص یا کوئی خطہ نسلی پالیسی کو آگے بڑھانے کی کوشش کرے گا تو مسٹر اوبوٹے ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ مسٹر اوبوٹے اب پرائم منسٹر بن گئے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ ایک پر سکون انقلابی فرد ہیں۔

ملک کا دستور وفاقی ہے جس میں پانچ ریاستیں شامل ہیں۔ ان میں سے دو ریاستوں میں احمدیہ جماعت کے مشن روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ یہ دو ریاستیں بوگانڈا اور بوسوگو ہیں۔ احمدیہ مشن نائیجریا نے بھی ہز ایکسیلنسی مسٹر ملٹن اوبوٹے وزیر اعظم یوگنڈا کو مبارکباد کا تار دیا ہے۔ اخبار ٹروتھ ان تمام لوگوں کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے جو یوگنڈا کو اس وقت مبارک باد دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں کہ وہ ان کی ہمیشہ رہنمائی کرے اور انہیں خوشحالی عطا کرے۔

اس خبر میں ایک نقشے میں ملٹن اوبوٹے کو دکھایا گیا ہے اس کے نیچے یوگنڈا لکھا گیا ہے اور ملک کی مختلف اطراف میں کانگو سوڈان کینیا اور ٹانگانیکا لکھا ہوا ہے۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوگنڈا میں احمدیہ جماعت ترقی پذیر ہے) یوگنڈا کی آزادی کی یہ خبر ہفتہ وار ٹروتھ کی ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں صفحہ اول پر شائع ہوئی۔

سادہ زندگی اور روحانیت

○ "اس کے بغیر جماعت میں قربانی کا مادہ کسی صورت میں پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

[library stamp] ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر کاز

تحریک کشمیر کے ابتدائی واقعات بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

جب تحریک کشمیر کا آغاز ہوا اس وقت شملہ میں ایک میٹنگ ہوئی- جس میں میں بھی شامل ہوا- سر اقبال اس وقت زندہ تھے- وہ بھی شریک ہوئے سر میاں فضل حسین صاحب بھی موجود تھے- ان سب نے مجھ سے کہا کہ اس بارہ میں آپ وائسرائے سے ملیں اور اس سے گفتگو کر کے معلوم کریں کہ وہ کس حد تک کشمیر کے معاملات میں دخل دے سکتا ہے- جس حد تک وہ دخل سکتا ہو اس حد تک ہمیں یہ سوال اٹھانا چاہئے کیونکہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہوتی ہے کہ ریاستی معاملات میں زیادہ دخل نہ دیا جائے- اس لئے وائسرائے سے پہلے مل لینا ضروری ہے- تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ وہ کس حد تک ان معاملات میں دخل دے سکتے ہیں- میں نے ان سے کہا کہ میں اس مجلس میں اس شرط پر شریک ہو سکتا ہوں کہ وائسرائے سے نہیں بلکہ ہم کشمیریوں سے پوچھیں گے کہ تمہارے کیا مطالبات ہیں اور پھر ہم کوشش کریں گے کہ گورنمنٹ ان مطالبات کو منظور کرے- یہ طریق درست نہیں کہ وائسرائے سے پوچھا جائے کہ وہ کس حد تک دخل دے سکتا ہے- بلکہ ہم سب سے پہلے کشمیر کے لوگوں سے پوچھیں گے کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور پھر ان کے مطالبات کو پورے زور کے ساتھ گورنمنٹ کے سامنے رکھیں گے- سر اقبال کہنے لگے پھر آپ ہی اس کمیٹی کے پریذیڈنٹ بن جائیں- ہمیں آپ کی صدارت پر اتفاق ہے- میں نے کہا کہ میں پریذیڈنٹ بنا- تو لوگ شور مچا دیں گے- کہ ایک کافر کو پریذیڈنٹ بنا لیا گیا ہے- کسی اور کو بنا لیجئے ڈاکٹر اقبال نے کہا کہ میں تو تیار ہوں کہ آپ کو پریذیڈنٹ تسلیم کروں- اور دوسرے لوگوں نے بھی اس پر زور دیا- اور آخر میں پریذیڈنٹ بن گیا- کیونکہ خدا چاہتا تھا کہ میرے ذریعہ سے امیروں کی رستگاری ہو-

جب میں صدر بنا تو اس کے بعد لارڈ ولنگڈن سے اس غرض سے ملا- پہلے تو وہ بڑی محبت سے باتیں کرتے رہے- جب میں نے کشمیر کا نام لیا تو اپنے کاؤچ سے کچھ آگے کی طرف ہو کر کہنے لگے کہ کیا آپ کو بھی کشمیر کے معاملات میں Interest ہے تو آپ مذہبی آدمی ہیں- مذہبی آدمی کا ان باتوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے- میں نے کہا کہ بے شک میں مذہبی آدمی ہوں- اور مجھے مذہبی امور میں ہی دخل دینا چاہئے مگر کشمیر میں تو لوگوں کو ابتدائی انسانی حقوق بھی حاصل نہیں- اور یہ وہ کام ہے جو ہر مذہبی شخص کر سکتا ہے بلکہ اسے کرنا چاہئے- اس لئے مذہبی ہونے کے لحاظ سے بھی اور انسان ہونے لحاظ سے بھی میرا فرض ہے کہ میں انہیں وہ ابتدائی حقوق دلواؤں جو ریاست نے چھین رکھے ہیں- آپ اس بارے میں کشمیر کے معاملات میں دخل دیں تاکہ کشمیریوں پر جو ظلم ہو رہا ہے ان کا انسداد ہو- وہ کہنے لگے کہ آپ جانتے ہیں کہ ریاستوں کے معاملات میں ہم دخل نہیں دیتے- میں نے کہا میں یہ جانتا تو ہوں- مگر کبھی کبھی آپ دخل دے بھی دیتے ہیں چنانچہ میں نے کہا کہ کیا حیدر آباد میں آپ نے انگریز وزیر خود بھجوایا ہے یا نہیں- کہنے لگے کہ کیا آپ کو پتہ نہیں- نظام حیدر آباد جیسا برا مناتا ہے- میں نے کہا یہی بات تو میں کہتا ہوں کہ آخر وجہ کیا ہے کہ نظام حیدر آباد برا منائیں تو آپ ان کی کوئی پرواہ نہ کریں- اور مہاراجہ صاحب کشمیر برا منائیں تو آپ ان کے معاملات میں دخل دینے سے رک جائیں- یہ ہندو اور مسلم میں سوتیلے بیٹوں والا فرق آپ کیوں کرتے ہیں- آخر یا تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ گورنمنٹ ریاستی معاملات میں دخل نہیں دے سکتی- اور یا کہنے لگے کہ جب مجھے وائسرائے مقرر کیا گیا تھا تو وزیر ہند نے مجھ سے کہا کہ ہندوستان کی سیاسی حالت سخت خراب ہے- کیا تم اس کو سنبھال لوگے- میں نے کہا کہ مجھے چھ مہینے کی مہلت دی جائے اور مجھ پر اعتراض نہ کیا جائے کہ تم نے کوئی انتظام نہیں کیا- ہاں اگر چھ مہینے کے بعد بھی کوئی انتظام نہ کر سکا تو آپ بے شک مجھے الزام دیں انہوں نے کہا بہت اچھا- چھ مہینے یا سال نہیں میں آپ کو اٹھارہ مہینے کی مہلت دیتا ہوں- آپ اس عرصہ کے اندر یہ کام کر کے دکھا دیں- لارڈ ولنگڈن کہنے لگے کہ وزیر ہند نے تو مجھے اٹھارہ مہینے کی مہلت دی تھی- اور آپ مجھے کچھ بھی مہلت نہیں دیتے- بلکہ چاہتے ہیں کہ فوری طور پر میں یہ کام کر دوں- میں نے کہا کہ اگر یہی بات ہے تو جھگڑے کی کوئی بات نہیں- انہوں نے جو اٹھارہ مہینے کی آپ کو مہلت دی ہے میں آپ کو اٹھارہ سال کی مہلت دینے کو تیار ہوں- بشرطیکہ آپ مجھے یقین دلائیں کہ کشمیر کے مسلمانوں کی حالت سدھر جائے گی-

انہوں نے کہا پانچ چھ ماہ تک مجھے حالات دیکھنے دیں- میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس عرصہ میں مجھ سے جو کچھ ہو سکا میں کروں گا اور کشمیر کے مسلمانوں کو ان کے حقوق دلانے کی پوری کوشش کروں گا- چنانچہ اس کے بعد بڑے بڑے واقعات ہوئے جن کو تفصیل کے ساتھ سنایا نہیں جا سکتا-

بہر حال میں نے کوشش جاری رکھی یہاں تک کہ آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایسی طاقت عطا فرما دی کہ کشمیر کی گورنمنٹ سخت گھبرا گئی- اور اس نے دو دفعہ مجھے پیغام بھیجا کہ آپ جموں آئیں اور مہاراجہ صاحب سے مل کر فیصلہ کر لیں- آپ کی گفتگو کے بعد جن حقوق کے متعلق اتفاق ہو گا وہ کشمیر کے مسلمانوں کو دے دیئے جائیں گے- میں نے کہا میرے فیصلے کا کوئی سوال نہیں- کشمیر کے مسلمانوں کے حقوق کا فیصلہ ہونا ہے اور یہ فیصلہ کشمیر کے نمائندے ہی کر سکتے ہیں- میں نہیں کر سکتا میں یہ نہیں چاہتا کہ میں آؤں اور آپ سے باتیں کر کے کچھ فیصلہ کر لوں- بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کے حقوق کا سوال ہے ان کے نمائندوں کو بات کرنے کا موقعہ دیا جائے-

آخر وہی وائسرائے جنہوں نے کہا تھا کہ میں ان معاملات میں دخل نہیں دے سکتا- جب بار بار ان کو واقعات بتائے گئے تو انہوں نے بھی تسلیم کیا کہ کشمیر میں بہت سی خرابیاں ہیں جن کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے- چنانچہ گورنمنٹ آف انڈیا نے بھی کشمیر گورنمنٹ پر زور دینا شروع کر دیا- اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سر ہری کشن کول جو وزیر اعظم تھے اس بات پر مجبور ہوئے کہ میری طرف توجہ کریں اور آخر انہوں نے مجھے کہلا بھیجا کہ آپ اپنے آدمی بھجوا دیں جن سے بات کر کے وہ حقوق جو مسلمانوں کو دیئے جا سکتے ہیں ان کو دے دیئے جائیں-

---

Glorification

Let us praise and glorify
Our Lord, the Good and Great
Let us give Him hearty thanks
For life devoid of hate

Let us show Him faith and love
And loyal, sincere trends
Let us say that we realise
That He is friend of friends

Let us do whate'er He likes
By living the way He says
Let us listen and talk to Him
In all the different ways
Let us dye our heart and soul
In His so charming dye.
Let us bring Him in our life
And banish 'me' and 'I'
To praise the Lord and glorify
'Tis this that we should do
Whate'er the distance, that must go
And 'I' should merge in 'You'.

SONGS OF THE SOUL

تسبیح

آیئے
ہم اس کی حمد کریں
اور اس کی تسبیح کریں جو ہمارا آقا ہے
اچھا اور عظیم
آیئے ہم اس کا شکر ادا کریں
تہہ دل سے
کیونکہ اس نے ہمیں ایسی زندگی عطا کی ہے
جو نفرت سے مبرّا ہے
آیئے ہم اس کے ساتھ ایمان کا اظہار کریں
اور محبت کا
اور وفاداری کا
اور ہم اپنے رویوں کو پر خلوص بنائیں
آیئے ہم یہ بات کہیں
کہ ہمیں اس بات کا احساس ہے
کہ وہ دوستوں سے بڑھ کر دوست ہے
آیئے ہم وہ کچھ کریں جو وہ چاہتا ہے
اور ویسی زندگی گزاریں جیسی وہ کہتا ہے
آیئے ہم سنیں اور اس کے ساتھ باتیں کریں
اور کریں بھی مختلف طریقوں سے
آیئے ہم اپنے دل کو اور روح کو اس کے رنگ میں رنگین کر لیں
جو اس کا نہایت دل لبھانے والا رنگ ہے
آیئے ہم اسے اپنی زندگیوں میں لے آئیں
اور اپنی انا کو
جس کا اظہار مجھے اور میں کے الفاظ سے ہوتا ہے-
نکال باہر پھینکیں
اپنے آقا کی حمد کرنا اور اس کی تسبیح کرنا
یہ ہے وہ بات جو ہمیں کرنی چاہئے
فاصلہ چاہے کتنا ہی کیوں نہ ہو
اسے ختم کر دینا چاہئے
اور اپنی "میں" کو اس کے "تم" میں ضم کر دینا چاہئے

اگر انسان بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑ دے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلہ اسے دیتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں پر دوبارہ بمباری

نیٹو اور اقوام متحدہ نے سربوں کو نوٹس دیا تھا کہ وہ پیر کی رات تک سرائیوو کے ارد گرد سے اپنے بھاری ہتھیار ۲۰ کلو میٹر دور تک لے جائیں۔ سرائیوو ائرپورٹ کو کھول دیں اور اقوام متحدہ کے محفوظ علاقوں پر حملے نہ کریں۔ لیکن سربوں نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان میں سے کوئی مطالبہ تسلیم نہ کیا بلکہ یہ چالاکی کرنے کی کوشش کی کہ سرائیوو کے ارد گرد سے بھاری ہتھیاروں کو ہٹا کر قریبی جگہوں پر اس طرح چھپانے کی کوشش کی کہ وہ بظاہر کسی کو نظر نہ آئیں۔ نیٹو کے طیاروں اور جاسوسی نظام کو یہ اطلاع ملنے پر فوری بمباری کا فیصلہ کیا گیا۔ نیٹو کے طیارے اور قوام متحدہ کی ریپڈ فورس Rapid Force پہلے سے تیار تھی چنانچہ سربوں ٹھکانوں پر دوبارہ بمباری شروع کر دی گئی اور خصوصاً سرائیوو کے ارد گرد بھاری ہتھیاروں کو نشانہ بنایا گیا۔ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ سربوں کے ہتھیاروں کے ٹھکانوں کو بھاری نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اس دوران سرائیوو میں بھی خطرے کے سائرن بجائے گئے کیونکہ خطرہ تھا کہ سربوں کی طرف سے جوابی کارروائی کی جائے گی۔

برطانیہ اور فرانس نے امریکہ اور نیٹو کی ان کارروائیوں کی تائید کی ہے اور سربوں پر دوبارہ بمباری کو حق بجانب قرار دیا ہے۔ جبکہ روس نے، جو سربوں کا مربی اور سرپرست بتایا جاتا ہے اس بمباری کی مخالفت کی ہے اور تنازعے کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے پر زور دیا ہے۔

ooo

عورتوں کے متعلق اہم اعداد و شمار

(بیجنگ خواتین کانفرنس کے موقعہ پر درج ذیل اعداد و شمار اخبارات میں پیش کئے گئے۔ ہم ان اعداد و شمار کے اکٹھا کرنے والوں کے شکریہ کے ساتھ الفضل میں شائع کرتے ہیں۔)

اقوام متحدہ کے تحت کی گئی ریسرچ میں دنیا کے کئی ممالک میں مردوں اور عورتوں کے درمیان پائے جانے والے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ اور یہ فرق زندگی کے مختلف شعبوں مثلاً قانون' کام کرنے کی جگہوں' ورک شاپس' اور سیاسی میدان میں عورتوں سے کئے گئے سلوک سے متعلق ہے۔

عورتیں اس کرہ ارض کی آبادی کا نصف حصہ ہیں۔ لیکن ۱.۷ ارب آبادی جو غربت کی زندگی بسر کر رہی ہے اس میں عورتوں کی تعداد ۷۰ فی صد ہے۔

دنیا کے تمام خاندانوں میں سے تیسرے حصہ کو اکیلی واحد خواتین چلا رہی ہیں۔

دنیا میں کام کرنے والے لوگوں کی تعداد میں تقریباً ۸۳ کروڑ خواتین شامل ہیں۔ لیکن ان کو مردوں کے مقابلے میں ۳۰ سے ۴۰ فی کم اجرت دی جاتی ہے۔ مشرقی یورپ لاطینی امریکہ اور کریبین کے علاقوں میں مستورات میں بے روزگاری کی شرح مردوں سے دگنی ہے۔

اوسطاً ہر دس پارلیمنٹری سیٹوں میں سے عورتوں کا حصہ صرف ایک بنتا ہے۔ اس سلسلے میں سیکنڈے نیویا میں مستورات کی تعداد ۳۰ فی صد ہے جبکہ عرب ممالک میں صرف ۴ فی صد ہے۔

حکومتوں کے وزراء میں سے صرف چھ فی صد خواتین ہیں۔

اس صدی کے شروع سے لے کر اب تک صرف ۲۱ خواتین سربراہ مملکت کا عہدہ حاصل کر سکی ہیں۔ جن میں سے دس اس وقت بھی اس عہدہ پر فائز ہیں۔

عورتیں مردوں سے سات سے لے کر دس سال تک زیادہ زندہ رہتی ہیں۔ لیکن پانچ لاکھ کے قریب عورتیں ہر سال بچہ کی پیدائش سے متعلقہ مسائل کی وجہ سے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں۔ اور اس تعداد میں ۹۹ فی صد تعداد تیسری دنیا کے ممالک سے تعلق رکھتی ہے۔

۳۰ کروڑ عورتوں کو خاندانی منصوبہ بندی کے لئے کسی قسم کے ذرائع حاصل نہیں یا ان کی ان تک پہنچ نہیں۔

گھریلو قسم کے اسقاط حمل کی وجہ سے ہر تین منٹ میں ایک عورت اپنی جان کھو دیتی ہے۔ اور ایسی اموات کا اندازہ ایک لاکھ لگایا گیا ہے۔

ناروے۔ شمالی امریکہ۔ ہالینڈ اور نیوزی لینڈ کی مستورات کے تیسرے حصہ کا کہنا ہے کہ وہ جنسی تشدد کا شکار رہی ہیں۔

ایشیا میں عورتوں کی تعداد مردوں سے چھ کروڑ کم ہے۔ اور اس کی وجہ معاشرے میں لڑکیوں کے خلاف اور لڑکوں کے حق میں روایتی میلان بتایا جاتا ہے۔

ہندوستان چین اور جنوبی کوریا میں اکثر والدین بچہ کی پیدائش سے پہلے الٹراساؤنڈ کے ذریعے بچے کی جنس کے متعلق معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ اور لڑکی ہونے کی صورت میں اسقاط حمل کروا دیتے ہیں۔ آئندہ چین کا ملک فی خاندان ایک بچہ کی پالیسی کی وجہ سے غیر متوازن آبادی کے مسئلے کا شکار ہو سکتا ہے۔

مختصرات

صدر مملکت فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بینک (اے۔ ڈی۔ بی) پاکستان کی ترقی میں بہت اچھا کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کے ذریعہ یہاں کی سماجی اقتصادی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ آپ بانگ سولی وائس پریذیڈنٹ ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے۔ مسٹرلی صدر مملکت سے بدھ کے روز ان کے ایوان میں ملے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان جیسے ملکوں کی اگر مدد نہ کی جائے تو وہ پوری طرح اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے عادی بھی نہیں ہیں اور شائد اس قابل بھی نہیں ہیں۔ قرض ہو یا امداد ایسے ملکوں کے لئے لازمی لگتی ہے۔ اگر شروع ہی سے اس بات کی طرف توجہ دی جاتی کہ ہم نے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہے تو یقیناً نہ کسی سے قرض لینا پڑتا نہ امداد لینی پڑتی۔ حضرت امام جماعت الثانی نے پاکستان میں وارد ہوتے ہی پاکستانی حکومت کو کچھ مشورے دئے تھے۔ جن میں یہ مشورہ بھی شامل تھا کہ اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلائیں۔ آغاز میں غربت میں گذارا کر لیں۔ کسی سے نہ قرض لیں نہ امداد لیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ لیکن پاکستان کی حکومتیں ایسا نہ کر سکیں اور اب قرض یا امداد ہماری ایک اچھی خاصی ضرورت بن گئے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں الفاران نے جن لوگوں کو اغوا کیا ہوا ہے۔ ان کے خاندانوں نے گذشتہ روز اغوا کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا ان میں سے چار ابھی تک زندہ اور سلامت ہیں اور انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائی گئی۔ اور ایک دفعہ پھر ان خاندانوں نے اغوا کرنے والوں سے اپیل کی کہ وہ انسانی ہمدردی کے ناطے انہیں جلد از جلد رہا کر دیں۔ اپنے شکریہ میں انہوں نے کہا کہ ہم الفاران کے بہت ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمیں یہ اطلاع دی ہے کہ ان کے پاس اغوا شدہ افراد بخیریت ہیں۔ اس بات سے ہمیں بڑی تسلی ہوئی ہے۔ یہ پیغام برطانوی ہائی کمشنر نے اغوا شدگان کے رشتہ داروں کی طرف سے الفاران کو پہنچایا۔ یہ پیغام فیکس کیا گیا تھا۔ ان رشتہ داروں کی طرف سے۔ اور برطانوی ہائی کمشنر نے اسے آگے پہنچانے کا انتظام کیا۔

اقوام متحدہ نے تو عراق کے تیل پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ اور اسی وجہ سے عراق خاصی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ امریکی بحریہ نے ایک جہاز پر اس شک کا اظہار کرتے ہوئے کہ وہ عراقی تیل لے جا رہا ہے۔ اسے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تحقیقات کے ذریعے ایسے شواہد اکٹھے کر لئے ہیں کہ اس جہاز میں عراقی ڈیزل ہے۔ اور اسے اسی علاقے سے کسی ملک کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ اور اب اقوام متحدہ کی پابندیوں کے پیش نظر اگر یہ ثابت ہو گیا کہ اس میں واقعی عراقی تیل ہے تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ ایک امریکی جنگی جہاز جو خلیج کے شمالی حصے میں تھا اس پر جو لوگ سوار ہوئے اس کے متعلق ان سے پتہ چلا کہ وہ تین ہزار نو سو ٹن عراقی ڈیزل لے کر جا رہا ہے۔ گذشتہ اکتوبر سے اب تک عراق کے چودہ جہاز اسی پابندی کی خلاف ورزی کے سلسلے میں قبضے میں لئے گئے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے تمام عرصہ میں صرف ایک جہاز قبضے میں لینے کی ضرورت پیش آئی تھی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ۲۷۔ دسمبر ۱۹۴۱ء کو فرمایا:-

اب میں احباب کو مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جماعت کے احباب یا چالیس سال سے کم عمر کے ہیں یا چالیس سال سے زیادہ عمر کے۔ اور میں نے چالیس سال سے کم عمر والوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ اور زیادہ عمر والوں کے لئے مجلس انصار اللہ قائم کی ہے یا پھر عورتیں ہیں۔ ان کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم کی ہے۔ میری غرض ان تحریکات سے یہ ہے کہ جو قوم بھی اصلاح و ارشاد کے کام میں پڑتی ہے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اور لوگ ان کے ساتھ شامل ہوں۔ اور یہ خواہش کہ اور لوگ جماعت میں شامل ہو جائیں جہاں جماعت کو عزت بخشتی ہے وہاں بعض اوقات جماعت میں ایسا رخنہ پیدا کرنے کا موجب بھی ہو جایا کرتی ہے جو تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ جماعت اگر کروڑ دو کروڑ بھی ہو جائے اور اس میں دس لاکھ منافق ہوں تو بھی اس میں اتنی طاقت نہیں ہو سکتی جتنی کہ اگر دس ہزار مخلص ہوں تو ہو سکتی ہے۔

دفاتر تحریک جدید کا تعین

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تحریک جدید کے چندہ کے جو چار دفاتر معرض وجود میں آ چکے ہیں ان کی پابندی کرانے کی تاکید فرمائی ہے اس لئے جماعتوں کی سہولت کے لئے چاروں دفاتر کی حد بندی درج ذیل کی جاتی ہے۔

جو افراد نومبر ۱۹۳۴ تا اکتوبر ۱۹۴۴ء کے عرصہ میں شامل ہوئے وہ دفتر اول کے مجاہد

جو افراد نومبر ۱۹۴۴ء تا اکتوبر ۱۹۶۵ء کے عرصہ میں شامل ہوئے وہ دفتر دوم کے مجاہد

جو افراد نومبر ۱۹۶۵ء تا اکتوبر ۱۹۸۵ء کے عرصہ میں شامل ہوئے وہ دفتر سوم کے مجاہد

اور اس کے بعد شامل ہونے والے دفتر چہارم کے مجاہد کہلاتے ہیں۔

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید سے گذارش ہے کہ وہ ہر مجاہد سے ان کی شمولیت کا سال معلوم کر کے ان کے دفتر کا تعین فرمالیا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان داخلہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے مندرجہ ذیل مختصر المیعاد کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ خواہشمند راس سے فائدہ اٹھائیں۔

نمبر شمار 1۔
نام کورس۔ کچن گارڈننگ و فلوریکلچر (برائے خواتین)
شعبہ۔ ہارٹیکلچر
آغاز کورس۔ 19 ستمبر 1995
دورانیہ۔ (10) دن
تعلیمی معیار۔ لکھ پڑھ سکتی ہوں
تعلیمی فیس۔ 20 روپے
داخلہ فیس۔ 20 روپے
درخواست دینے کی آخری تاریخ۔ 12 ستمبر 1995ء

نمبر شمار 2
نام کورس۔ مویشیوں کی خوراک
شعبہ۔ اینمل نیوٹریشن
آغاز کورس۔ 18۔ ستمبر 1995ء
دورانیہ۔ دو ہفتے
تعلیمی معیار۔ مڈل پاس
تعلیمی فیس۔ 20 روپے
داخلہ فیس۔ 20 روپے
درخواست دینے کی آخری تاریخ۔ 12 ستمبر 1995ء

نمبر شمار 3
نام کورس۔ پریکٹیکل پولٹری مینجمنٹ
شعبہ۔ پولٹری ہسبنڈری
آغاز کورس۔ 18 ستمبر 1995ء
دورانیہ۔ دو ہفتے
تعلیمی معیار۔ مڈل پاس
تعلیمی فیس۔ 20 روپے
داخلہ فیس۔ 20 روپے
درخواست دینے کی آخری تاریخ۔ 12 ستمبر 95ء

(نظارت تعلیم)

○ ربوہ میں اپنی گمشدہ اشیاء کے لئے مکرم صدر صاحب عمومی سے رابطہ کریں۔

(ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

تبدیلی نام

○ "خاکسارہ تابندہ راشدہ نے اپنا نام تابندہ راشدہ سے تبدیل کر کے راشدہ شاہین رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔"

راشدہ شاہین اہلیہ (ناصر محمود بٹ مربی سلسلہ احمدیہ)

بقیہ صفحہ 1

نیکی کو اس لئے کرے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے اور اسی کے لئے اس کو کرے۔ اور بدیوں سے اس لئے اجتناب کرے کہ خدا نے ان کو برا فرمایا اور ان سے روکا ہے (۔) نیکی کرتا ہوا بھی خوف الٰہی کو دل میں جگہ دے۔ کیونکہ وہ نکتہ نواز اور نکتہ گیر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جنابہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں کہ بدیاں کرتے ہوئے خوف کریں۔ فرمایا نہیں نیکیاں کرتے ہوئے خوف کرو۔ جو نیکیاں کرنے کی ہیں کرو۔ اور پھر حضور الٰہی میں ڈرتے رہو کہ ایسا نہ ہو کہ عظیم و قدوس خدا کے حضور کے لائق ہیں یا نہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو (نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں) کے مصداق ہوتے ہیں یعنی اول اور آخر میں خشیت ہو۔

(از خطبہ 31 مارچ 1899ء)

بقیہ صفحہ 3

برکتوں کا وارث کر دے۔

میں ناظر صاحب مال اور کل صوبائی٬ اضلاعی یا مقامی انجمنوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ چونکہ ہماری عورتیں ابھی اس طرح منظم نہیں جس طرح کہ مرد ہیں اس لئے اس کا خاص انتظام کیا جائے کہ ہر جگہ تک یہ آواز پہنچ جائے اور مرد خواتین کو جمع کرنے اور ان تک یہ آواز پہنچانے کا ذمہ اپنے اوپر لیں' اور کوشش کریں کہ کسی جگہ کی مستورات بھی اس کام میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائیں۔ وہ حصہ خواہ کم ہو یا زیادہ۔ کیونکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی بہت برکت ہو جاتی ہے اور نیز یہ مناسب نہیں کہ جماعت کا کوئی حصہ بھی ثواب کے کاموں میں حصہ لینے سے محروم رہ جائے۔ یہ امر کہ اس حصے کے اخلاص کے جذبات کو گند کر کے آخر سب جماعت پر مفر اثر ڈالتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بہت جلد احمدی خواتین کو توفیق عطا فرمائے کہ اس ذمہ داری کو ادا کر سکیں اور ان کی یہ عظیم الشان یادگار نہ صرف قائم رہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے بڑھانے کی بھی توفیق دے۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پنجاب میں گورنر راج کا نفاذ ناگزیر ہو گیا تھا۔ گورنر نے رپورٹ دی تھی کہ کابینہ میں شامل ایک پارٹی میں بغاوت پیدا ہو گئی ہے۔ سرکاری پارٹی کے ارکان نے بھی استعفے دے دیئے ہیں۔ کئی ماہ سے پنجاب کے انتظامی امور مناسب طور پر نہیں چلائے جا رہے تھے۔ حکومتی امور پر بہت کم توجہ دی جا رہی تھی اٹک آباد میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پنجاب کا معاملہ جلد صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ جہاں جو فیصلہ ہونا ہو گا ہو جائے گا۔

○ پی ڈی ایف نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے اپنے ارکان کی فہرست مکمل کر لی ہے اسمبلی کا اجلاس اتوار کو ہونے کا امکان ہے۔ گورنر راج ختم کرنے کا بھی اعلان کر دیا جائے گا۔ مسٹر منظور احمد وٹو کو اعتماد کا ووٹ لینے کو کہا جائے گا۔ جس کے بعد ذرائع کے مطابق پی ڈی ایف کے عطا مانیکا (مسلم لیگ ج) کو وزیر اعلیٰ منتخب کیا جائے گا۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے اپنے ۲۳ ساتھیوں سمیت نواز شریف سے اتحاد کر لیا ہے۔ مسلم لیگ (ج) کے صدر حامد ناصر چٹھہ نے پنجاب کی تنظیم توڑ کر منظور وٹو کو پارٹی سے نکال دیا ہے مسٹر چٹھہ نے کہا کہ مسٹر وٹو نے ذاتی مفاد کی خاطر نواز شریف سے اتحاد کیا ان کی اس حرکت سے پارٹی کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

○ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی جماعت کے ۱۲ ارکان ان کے ساتھ ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے چھ ارکان نے راتوں رات وفاداری تبدیل کی۔ رات کو وہ منظور وٹو کے ساتھ تھے صبح حامد ناصر چٹھہ کے ساتھ مل گئے۔

○ وفاقی وزیر مسٹر جے سالک نے کہا ہے کہ معزول وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے اپنے والد کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کر کے عذاب الٰہی کو دعوت دی۔ ان کو سزا بھی اسی چیز کی ملی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم پیپلز پارٹی کے خلاف اتحاد میں شامل نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ گرینڈ الائنس ابھی دور کی بات ہے۔

○ حکومت کے خلاف گرینڈ الائنس کے قیام میں اہم کردار ادا کرنے کے لئے نوابزادہ نصر اللہ نے حامی بھر لی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کی اتحادی جماعتوں نے مسلم لیگ (ن) کے منظور وٹو سے اتحاد کی تائید کر دی ہے۔ جمعیت اہلحدیث کے علامہ ساجد میر نے کہا ہے کہ یہ نواز شریف اور مسلم لیگ کی قیادت کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ تمام تر زخم کھانے کے باوجود ملکی مفادات کو پیش نظر رکھا۔ ایک اور رکن نے کہا کہ وٹو صبح کے بھولے تھے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے راہنما اور وفاقی وزیر مسٹر انور سیف اللہ نے کہا ہے کہ ہم منظور وٹو اور ان کے ساتھیوں کو واپس لائیں گے۔ انہوں نے کہا ہمارا اتحاد قائم رہے گا۔ نواز شریف کا وٹو سے اتحاد ہوا ہے مسلم لیگ (ج) سے نہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) نے میاں منظور احمد وٹو کو وزیر اعلیٰ تسلیم کر لینے کا معاہدہ کیا ہے۔ یہ معاہدہ تحریری طور پر ہوا ہے۔ نواب زادہ نصر اللہ خان ضامن بنے ہیں۔ اسمبلی میں مسٹر وٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہونے کی صورت میں مسلم لیگ (ن) اور ان کی اتحادی جماعتیں وٹو کی حمایت کریں گی۔

○ مسلم لیگ (ن) نے بالآخر میاں منظور احمد وٹو کو قبول کر لیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وٹو مسلم لیگ (ن) کی آئینی ضرورت بن گئے ہیں۔ وہ گورنر راج ختم ہونے کے بعد اعتماد کا ووٹ لینے کی کوشش کریں گے۔

○ پنجاب میں نئی حکومت کے قیام کے لئے جوڑ توڑ عروج پر پہنچ گیا ہے۔ ایک ووٹ کے بدلے میں ایک کروڑ کی پیشکش کی جا رہی ہے۔ سیاسی ایجنٹوں نے فریقین سے رابطے کر لئے ہیں۔ "مہرے" محفوظ کرنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ ایک بڑی پارٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ دو ووٹ دے دو ایک وزیر بنوا لو۔ دوسرے صوبوں سے ہارس ٹریڈنگ کے ماہر بھی لاہور پہنچ گئے ہیں۔ زیادہ قیمت لگوانے کے لئے ارکان اسمبلی کو اپنا رویہ مشکوک رکھنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ مقابلہ برابر رہا تو قیمت دو کروڑ تک پہنچ جائے گی۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ میرا بیٹا وٹو کا ساتھ دے گا۔ حکمران چاہیں تو الیکشن کرا سکتے ہیں۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر لغاری نے اسمبلی اس لئے معطل کی ہے کیونکہ مسٹر وٹو نے ان کی زمینوں کے کاغذات اپنے پاس رکھ لئے تھے۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ کھر نے پنجاب کے بحران میں اپنا مشن مکمل کر لیا ہے۔ سرائیکی پٹی کے ۳ ارکان کے مل جانے سے پی ڈی ایف کی تعداد ۱۲۹ ہو گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ چٹھہ لیگ سے ہی ہو گا۔ تاہم مسٹر حامد ناصر چٹھہ چاہیں تو پیپلز پارٹی کا امیدوار نامزد کیا جا سکتا ہے۔

○ پیپلز پارٹی نے ۱۰۰ ارکان اسمبلی خصوصی طیارے کے ذریعے اسلام آباد پہنچا دیئے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے فیصل صالح حیات نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمارے پاس ۱۳۵ ارکان ہو گئے ہیں۔

○ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اب پنجاب اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے ارکان ۱۳۵ ہو گئے ہیں۔ لیکن ہماری خواہش ہے کہ صوبے میں حکومت پی ڈی ایف کی ہو۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ نواز وٹو اتحاد کے نتیجے میں نوابزادہ نصر اللہ خان وزارت عظمیٰ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف قوم کے سامنے قابل احتساب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فوج محاسبہ نہیں کر سکتی تو دفاع بھی نہیں کر سکتی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ منظور احمد وٹو کا نواز شریف سے مل جانا ڈرامائی واقعہ ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ جیت کس کی ہو گی۔ مسلم لیگ (ج) کے تقسیم ہونے سے پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 11 ستمبر 1995ء بروز سوموار دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

نزد ربوہ نہایت باموقع
قابل فروخت زرعی اراضی
ربوہ سے صرف 7 کلومیٹر دور سابیوال پختہ روڈ پر خاکسار کا ½5 کیلہ (اندازاً 49 کنال) زرعی رقبہ زیر فروخت ہے۔ اراضی مذکورہ کا اپنا منظور شدہ سرکاری پانی ہے — ربوہ میں رہائش پذیر ہونے والوں کیلئے نہایت باموقع زمین ہے۔
میجر (ر) عبدالحمید شرما 16/8 دار الرحمت وسطی
ربوہ ضلع جھنگ PC: 35460
فون 980

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس
جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-218065

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3 تا ½4 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر' گابا بلڈنگ' رائل پارک' لاہور
فون : 636 6931- 631 1931

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379